147929 ـ كيا جس آيت ميں ضرورت كے وقت بيوى كو تھوڑا سا مارنے كا جواز پايا جاتا ہے وہ منسوخ ہے

سوال

ميں نے كچھ علماء كرام سے سنا ہے كہ سورۃ النساء كى آيت نمبر (34) جس ميں بيوى كو ہلكا سا مارنے كا جواز بيان ہوا ہے وہ سورۃ النور كى آيت لعان سے منسوخ ہے، كيا آپ ہميں يہ بتا سكتے ہيں كہ يہ بات كہاں تك صحيح ہے، اگر اس كے ساتھ دلائل بھى مہيا كريں تو آپ كے بہت مشكور ہونگے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال ميں جو آيت مقصود ہے وہ درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں، پس نيك و فرمانبردار عورتيں خاوند كى عدم موجودگى ميں اللہ كى حفاظت سے نگہداشت ركھنے والياں ہيں، اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بددماغى كا تمہيں خوف ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہيں مار كى سزا دو، پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو، بے شك اللہ تعالى بڑى بلندى اور بڑائى والا ہے النساء (34).

يہ آيت منسوخ نہيں، بلكہ محكم آيت ہے، اور اس كا حكم تاقيامت نافذ ہے، اس كى دليل درج ذيل امور ہيں:

اول:

آيات اور ا حاديث ميں اصل عمل كا ثبوت ہے، اور جب تك كوئى صحيح دليل نہ مل جائے اسے منسوخ نہيں كہا جا سكتا.

آمدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اصل عدم نسخ ہى ہے " انتہى

ديكھيں: الاحكام (4 / 281).

دوم:

جن آیات کا سوال میں بیان ہوا ہے کہ سورۃ النور کی ابتدائی آیات ناسخہ ہیں، ان آیات کا تو سورۃ النساء کی اس آیت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے.

چنانچہ سورۃ النور کی آیات میں تو زانی مرد اور زانی عورت کی حد بیان کی گئی ہے، اور لعان کا حکم بیان ہوا ہے، اور یہ احکام سورۃ النساء کی اس آیت کی منسوخیت کا مستوجب نہیں، کیونکہ اس آیت میں جس نافرمانی کا ذکر ہوا ہے وہ خاوند کی اطاعت نہ کرنا اور اس کی نافرمانی ہے.

علامہ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور تمہیں جن عورتوں کی بددماغی اور نافرمانی کا ڈر ہے .

یعنی وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت نہ کریں، اور قول و فعل کے ساتھ نافرمانی کی مرتکب ہوں، تو پھر انہیں سہل سے سہل کے ساتھ ادب سکھایا جائے " انتہی

ماخوذ از: تیسیر الکریم الرحمن (177).

سوم:

سورۃ النساء کی آیت جس مار کا ذکر ہوا ہے سنت نبویہ میں اس کا بیان اور شرح موجود ہے کہ اس سے مقصود قلیل سی مار ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تمہارے ان عورتوں پر یہ بھی حق ہیں کہ جسے تمہیں ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بیٹھیں، اور اگر وہ ایسا کریں تو پھر انہیں قلیل سی مار مارو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

اس آیت سے کیا مقصود ہے اور جو آیات اس کی شرح کرتے ہیں ان کا بیان سوال نمبر (2076) اور (41199) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

چہارم:

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ: تلاش کرنے کے باوجود ہمیں یہ نہیں مل سکا کہ کسی ایك عالم دین نے بھی یہ کہا ہو کہ یہ آیت منسوخ ہے، اور اسے منسوخ کہنے والے کی غلطی پر یہی دلیل کافی ہے، کیونکہ کتاب اللہ کی تفسیر میں حق بات سے عدول پر امت خاموشی اختیار نہیں کر سکتی.

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ نہ تو آیت سے اور نہ ہی حدیث سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ہماری شریعت میں بیویوں کو مارنا مستحب ہے، بلکہ نہ مارنا افضل ہے، اور مار کے علاوہ دوسرے وسائل تلاش کرنا ہی بیوی کی نافرمانی کا علاج ہے، بلکہ شریعت میں تو مار کے بھی قواعد و ضوابط ہیں جن کا بیان اوپر بیان کردہ سوال نمبروں کے جوابات میں ہو چکا ہے.

ابن العربی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے:

خاوند اسے مت مارے، چاہے خاوند نے اسے کوئی حکم دیا یا پھر اسے منع کیا لیکن اس نے اطاعت نہیں بھی کی تو مارے نہیں بلکہ اس پر ناراض ہو.

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ عطاء رحمہ اللہ کی فقہ میں شامل ہے، کیونکہ شریعت کے بارہ میں ان کی فہم اور اجتہاد کے مظان سے یہ علم ہوا کہ یہاں مارنے کا حکم اباحت کے درجہ میں ہے، اور دوسرے طریق سے کراہت پر جو کہ عبد اللہ بن زمعہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے:

" میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص غصہ کے وقت اپنی لونڈی کو مارے، ہو سکتا ہے وہ اسی دن اس سے مضاجعت بھی کرے "

امام بخاری نے اس کا معنی روایت کیا ہے (5204).

چنانچہ ترك کو مباح اور مندوب کیا، اور پھر بستر میں چھوڑنا تو انتہائی ادب ہے.

میرے نزدیك یہ ہے کہ: اس میں مرد و عورتیں برابر نہیں ہیں؛ کیونکہ غلام کو ڈنڈا سے سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن آزاد کو تو اشارہ ہی کافی ہے؛ اور کچھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں - بلکہ بعض مرد بھی - جنہیں ادب سکھانے کے بغیر سیدھا ہی نہیں کیا جا سکتا، اگر آدمی کو یہ علم ہو جائے تو پھر اسے ادب سکھانا چاہیے یعنی مارنا چاہیے، اور اگر وہ اسے ترك کر دے یعنی نہ مارے تو یہ افضل ہے " انتہی

ديكهيں: احكام القرآن (1 / 441).

والله اعلم .